نوسال سے پہلے بچی کو آنے والے خون کا حکم

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک اسلامی بہن کی بیٹی 8 سال 6 ماہ کی ہے اور اسے خون آیا، ڈاکٹر سے چیک اپ کروایا تو وہ حیض بتا رہے ہیں، جبکہ وہ شرعی رہنمائی چاہتی ہیں۔ برائے کرم رہنمائی فرمایئے کہ اس بچی کے لیے کیا حکم ہوگا؟ حیض یا استحاضہ؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

8 سال 6 ماہ کی عمر اسلامی لحاظ سے ہو یا انگریزی لحاظ سے، بہر صورت اس عمر میں آنے والا خون حیض کا نہیں بلکہ استحاضہ کا شمار ہوگا کیونکہ حیض کے لیے اسلامی لحاظ سے کم از کم 9 کی سال کی عمر پوری ہونا ضروری ہے، جبکہ 8 سال 6 ماہ کی عمر، اسلامی لحاظ سے پورے 9 سال کی نہیں ہے لہذا اس عمر میں آنے والا خون حیض نہیں ہو سکتا بلکہ استحاضہ (بیماری) کا ہی ہوگا۔

8 سال 6 ماہ کی عمر اسلامی لحاظ سے ہو تب تو اس کا 9 سال سے کم ہونا بالکل واضح ہے اور اگر انگریزی لحاظ سے 8 سال 6 ماہ کی عمر ہو تو وہ بھی اسلامی لحاظ سے 9 سال پورے نہیں بنتے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اسلامی سال 354 یا 355 دن کا ہوتا ہے اور انگریزی سال تقریبا 365 دن کا ہوتا ہے تو یوں اسلامی سال، انگریزی سال سے دس گیارہ دن چھوٹا ہوتا ہے، تو اس اعتبار سے انگریزی 8 سال 6 ماہ، اسلامی لحاظ سے 8 سال اور تقریبا 9 ماہ بنتے ہیں، پورے 9 سال نہیں بنتے۔

ذخرالمتأھلین میں ہے "الدماء الفاسدۃ المسماۃ بالاستحاضۃ سبعۃ الاول ما تراۃ الصغیرۃ اعنی من لم یتم لہ۔۔تسع سنین "ترجمہ: فاسد خون جس کو استحاضہ کہا جاتا ہے ان کی تعداد سات ہے: پہلا وہ ہے جسے نابالغ بچی دیکھتی ہے یعنی وہ بچی کہ جس کی عمر کے نو سال پورے نہ ہوئے ہوں۔ (رسائل ابن عابدین، ذخرالمتأھلین مع منھل الواردین، ص 98، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے "کم سے کم نو برس کی عمر سے حَیض شروع ہوگا۔۔۔ نو برس کی عمر سے پیشتر جو خون آئے اِستحاضہ ہے۔" (بہار شریعت، جلد 01، حصہ 02، صفحہ 372، 373، مکتبۃ المدینہ کراچی)

فتاوی رضویہ میں ہے "آفتاب کا ایک دَورہے کہ تقریباً ۳۶۵ دن اور پونے چھ گھنٹے میں کہ پاؤدن کے قریب ہُوا پُورا ہوتا ہے۔ اور عربی شرعی مہینے قمری ہیں کہ ہلال سے شروع اور ۳۰ یا ۲۹ دن میں ختم ہوتے ہیں۔ یہ بارہ ۱۲ مہینے یعنی قمری سال ۳۵۴ یا ۳۵۵ دن کا ہوتا ہے تو شمسی سال سے دس گیارہ دن چھوٹا ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 10، ص 349، 350، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے "اہل اسلام کے نہ صرف عبادات بلکہ معاملات میں بھی یہی قمری مہینے معتبر ہیں۔۔۔ تو اہل اسلام کو انھیں کا اعتبار چاہیئے، شرع مطہرہ کے سب احکام عبادات و معاملات انھیں پر مبنی ہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج 19، ص 447، 448، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3918

تاریخ اجراء: 17 ذوالحجۃ الحرام 1446ھ/14 جون 2025ء